خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
۹۔ جنوری ۱۹۹۵ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۸ | سوموار ۔ ۷ شعبان ۔ ۱۴۱۵ھ ۹۔ صلح ۱۳۷۴ ہش ۹۔ جنوری ۱۹۹۵ء

اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کریں

عاجزی اختیار کرنی چاہئے عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے۔ انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے (-) تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزیں ہیں۔ اگر وہ اس بناوٹ کو اتار دے تو پھر اس کی فطرت میں عاجزی ہی نظر آوے گی۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعا سے پر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہی۔ گالیاں دیتے ہیں۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ در گور کر دیتے ہیں۔

چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (-) تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۰۰-۳۰۱)

غیبت کا قلع قمع اگر ہو جائے تو بہت بڑی کامیابی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

قطع رحمی سے خدا کی محبت کاٹی جاتی ہے۔ خواہ بہو خاوند کے تعلق سے باقیوں سے قطع رحمی کا معاملہ کرے۔ قطع رحمی پیدا کرنے کی کوشش کرے یا دوسرے رشتہ دار بہو کے تعلق میں قطع رحمی کا معاملہ کر رہے ہوں۔ دونوں صورتوں میں باقی نیکیاں اپنی جگہ پڑی رہ جائیں گی اور اللہ کی (-) کی یہ بات ضرور صادق آئے گی۔ کہ ایسے لوگوں سے پھر اللہ اپنی رحمت کا تعلق کاٹ لیتا ہے۔ ان گھروں میں فساد پیدا ہوتے ہیں۔ یہ معاشرہ جنم لیتا ہے۔ بچے بد تمیز ہوتے ہیں بد اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی بیٹیاں آگے پھر اسی قسم کے دکھ دوسرے لوگوں میں اٹھاتی ہیں۔ فسادات کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ بلکہ ٹوٹ جاتا ہے اس سیلاب کے نتیجے میں جو سیلاب گھروں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر گلیوں میں یہ سیلاب بہنے لگتا ہے۔ معاشرے کی اصلاح محض چند نصیحتوں سے نہیں ہو سکتی۔ معاشرے کی اصلاح کے ہم ذمہ دار بنائے گئے ہیں اور ان امراض کو سمجھنا ہوگا۔ ان کی کنہ سے واقفیت حاصل کرنی پڑے گی۔ صحیح تشخیص نہیں کر سکتے تو کیسے ہم بیماروں کا علاج کر سکیں گے۔ اس لئے اس حوالے سے میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ محض یہ کہہ دینا کہ جی غیبت نہیں کرنی غیبت نہیں کرنی یہ تقریر کرکے الگ ہو جانا ہرگز کافی نہیں ہے۔ ایسا سمجھا دیں اور آگے اپنے گھروں میں ایسی باتیں کریں کہ دلوں کی تہہ تک غیبت کی حقیقت ایسے اترے کہ جو دلوں کو مغلوب نہ کرے بلکہ دل اس کو مغلوب کر لیں۔ یعنی ایسی لاتعلقی اس سے پیدا کر لیں۔ کہ اس کے اندر اثر کرنے کا کوئی بھی مادہ باقی نہ رہے۔ ایسی صورت میں بھی بعض چیزیں اترتی ہیں۔ خون میں رہتی ہیں لیکن بے اثر ہو جاتی ہیں (-) اندر جو فطرت میں ایک احتمال موجود ہے اس کو جڑوں کی طرح اکھیڑ کر باہر نہیں پھینکا جا سکتا۔ مگر اس کی ایسی اصلاح ممکن ہے کہ اس کا مزاج بدل جائے۔ پس بدی کی آواز اگر ہمیشہ کے لئے خاموش کر دی جائے اور وہ آواز اٹھنا

باقی صفحہ ۷ پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم لطیف احمد کاہلوں صاحب ناظم تشخیص جائیداد تحریر فرماتے ہیں۔

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم مولانا خلیل احمد صاحب مبشر امیر و مشنری انچارج سیرالیون کے والد محترم چوہدری ناظر علی صاحب صدر جماعت احمدیہ 60/RB ضلع فیصل آباد مورخہ ۶-۱-۹۵ بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ چنانچہ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں بعد عشاء نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کرائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی مغفرت فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح

○ مورخہ ۳۰-۱۲-۹۴ بروز جمعۃ المبارک مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ نے مکرم مولانا عبدالوہاب احمد شاہد نگران مربی سلسلہ دعوت الی اللہ کی بیٹی محترمہ شاہدہ سلطانہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم حافظ چوہدری فلک شیر محمود صاحب بعوض مبلغ چھتیس ہزار روپے حق مہر بیت المبارک میں کیا۔

عزیزہ شاہدہ سلطانہ صاحبہ بانی سلسلہ احمدیہ کے قدیمی رفیق حضرت مولانا محبوب عالم صاحب کی پڑپوتی اور عزیز فلک شیر محمود صاحب حضرت چوہدری محمد حیات صاحب کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ وہاڑی میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ۲۵۔ دسمبر کی شام کو محترمہ کو دوبارہ ہارٹ کی تکلیف ہو گئی۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۹- صلح- ۱۳۷۴ ہش	۹- جنوری ۱۹۹۵ء

عمل کی ضرورت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں۔ پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے۔ اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی چاہئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت ست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہے۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔ اس کے واسطے انسان خود بخود ہی نہیں کر سکتا۔ چاہئے کہ ہروقت دعا سے کام کرتا رہے۔ اور درد و گداز سے اور سوز سے اس کے آستانہ پر گرا رہے۔ اور اس سے توفیق مانگے۔ ورنہ یاد رکھے کہ اندھا مرے گا"۔

اگر حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا یہ ارشاد ہماری مشعل راہ بن جائے تو ہم سب کی زندگیاں سنور جائیں۔ اس لئے کہ ہمیں باتیں کرنے کی بجائے عمل کی طرف توجہ پیدا ہو جائے۔ زبان بند رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ہربات جو منہ پر آئے 'اچھی ہو یا بری' وہ نہیں کر دینی چاہئے۔ زبان اللہ تعالیٰ نے اچھی باتیں کرنے کے لئے دی ہے۔ اپنے متعلق بھی اور دوسروں کے متعلق بھی۔ اپنے متعلق تو عام طور پر ہم اچھی باتیں کرتے ہی ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ بعض لوگوں کو دوسروں کے متعلق غیر ضروری اور ضرر رساں باتیں کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ وہ ہربات میں کیڑے نکالتے ہیں۔ ہربات پر اعتراض کرتے ہیں اور دوسروں کو بلاوجہ رگیدنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس بات کا بھی امکان ہو سکتا ہے کہ جس بات پر وہ اعتراض کر رہے ہیں وہ ان کے اپنے اندر بھی موجود ہو۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ انسان پہلے تولے اور پھر بولے۔ صرف اچھی باتیں کرے۔ بجائے دوسروں پر اعتراض کرنے کے انسان خود اچھا عمل کر کے دکھائے۔ اس کے اچھے عمل کا نہ صرف اس کو فائدہ ہوگا۔ بلکہ دیکھنے والے بھی اس سے سبق حاصل کریں گے۔ جو بات زبان سے سمجھائی نہیں جا سکتی۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ زبان سے کہی ہوئی بات بھی جب انسان ماننے کیلئے تیار نہیں ہوتا تو عمل دیکھ کر اس میں تبدیلی آنے لگتی ہے۔ اس لئے تو کہا جاتا ہے کہ نیکوں کی معیت اختیار کرو۔ نیکوں کو دیکھ کر ان جیسی نیکیاں کرنے کو جی چاہے گا۔

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے کہنا اور کرنا کی جو مثال بیان فرمائی ہے اس سے ہمیں یہ بات سمجھ آ جانی چاہئے کہ کہنا اگرچہ بات کرنے کو کہتے ہیں لیکن یہ ایک جانور بھی ہے اور جانور ایسا ہے کہ اس کی بدبو سخت ہوتی ہے۔ ہمارے بات کرنے میں اگر تیزی ہو اعتراض کا رنگ ہو دوسرے میں کیڑے نکالنے والی بات ہو تو یہ یقیناً بات کرنے والی بات نہیں ہوگی بلکہ اس کیڑے جیسی بات ہوگی جس کی بدبو ہوتی ہے۔ اس کے مقابلے میں اگر ہم اپنے آپ کو بہتر رنگ میں پیش کرنا چاہتے ہیں بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر ہم دوسروں کی زندگی کو بھی بہتر بنانا چاہتے ہیں تو ہماری زندگی میں سے عمل کی خوشبو آنی چاہئے۔

عمل بھی اچھا اور برا ہو سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح بات بھی اچھی یا بری ہو سکتی ہے۔ پس اگر بات کے متعلق ہم یہ کہتے ہیں کہ اچھی ہونی چاہئے تو کام بھی اچھا ہونا چاہئے کرنا سے یہاں مراد اچھے اعمال ہیں۔ ہر عمل میں تو بہت سی برائیاں بھی آ سکتی ہیں لیکن کرنا جو خوشبودار درخت ہے یہ بتاتا ہے کہ ہمارے عمل سے خوشبو آنی چاہئے۔ بدبو نہیں۔ پس اچھی بات اور اچھا عمل ہماری زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ بری بات اور برے عمل سے رک جانا ہمارا فرض ہو جانا چاہئے۔ حضرت صاحب اس بات کی تلقین فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہئے کہ کچھ کر کے دکھائے یعنی اچھے اعمال بجالائے جو اس کے اپنے کام بھی آئیں اور دوسروں کے بھی۔ دوسروں کے کام تو اسی طرح آ سکتے ہیں کہ لوگ انہیں دیکھیں گے۔ انہیں اچھا سمجھیں گے اور ویسا ہی کام کرنے کی کوشش کریں گے۔

خدا کی راہ میں جو جان دے دیتے ہیں خوش ہو کر
جنہیں آتا نہیں راہِ وفا میں ڈگمگا جانا
اُنہیں کے نام سے رونق ہے بزمِ آدمیت میں
اُنہیں سے سیکھتے ہیں لوگ مَر کر زندگی پانا

ابوالاقبال

عروس البلاد کراچی

ورائے وہم و گماں تھی یہ بات میرے لئے
بگولے رقص کریں گے مِرے چمن میں کبھی

وہ جُوئے شِیر جو اک کوہکن نے دی تھی مجھے
بہے گا خوں مرا اس جُوئے کوہکن میں کبھی

وہ شہر جس کو عروس البلاد مَیں نے کہا
لپٹ کے آئے گا شعلوں کے پیرہن میں کبھی

مزاجِ تیرہ شباں چھین لے گا نُور اس کا
رہیں گے بے ہنر آکر دیارِ فن میں کبھی

نچوڑ ڈالے گا ابلیس اس کا خونِ وفا
جو موجزن ہُوا اس کے عروقِ تن میں کبھی

مری ہی نسل کے لوگوں نے دی شکست ان کو
جو ولولے جو عزائم تھے میرے مَن میں کبھی

دیار بیم و رجا ہے کہ اک مسافرِ شب
کرے جو شب بسری بھیڑیوں کے بَن میں کبھی

ہر ایک سمت ہے ابلیس کا جُنوں رقصاں
دیارِ شوق کی خلوت میں انجمن میں کبھی

جفا و جَورِ حوادث کی نذر کیسے ہوئی
وہ مُشک بند تھی جو آہوئے ختن میں کبھی

گلی گلی میں الٰہی ہوائے خیر چلے
نفوذِ شر نہ ہو یارب مرے وطن میں کبھی

وطن کے دیدہ وروں کو وہی لگن ہو عطا
مَیں سَیلِ خون سے گذرا تھا جس لگن میں کبھی

ترے حبیب کی امت ہو اور یہ خواری
اماں میں ہے کوئی چادر نہ چار دیواری

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر منان ملک۔ نیوجرسی۔ امریکہ

فضلِ عمر ہسپتال، ربوہ

خاکسار کا تعلق دوالمیال ضلع چکوال سے ہے اور گذشتہ ۲۶ سال سے امریکہ کی ریاست نیوجرسی میں رہائش پذیر ہوں۔ گذشتہ سال الفضل میں فضل عمر ہسپتال ربوہ کے بارے میں تعارفی مضمون پڑھ کر بڑا لطف آیا۔ اسی طرح گذشتہ سال بریگیڈیئر ڈاکٹر مسعود نوری صاحب کی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آمد اور امراض دل کے بارے میں نہایت ہی اہم لیکچر پڑھ کے دل میں خواہش ہوئی کہ اب جب امریکہ سے وطن جانے کا موقع ملا تو ضرور فضلِ عمر ہسپتال دیکھنے جاؤں گا۔

اس دفعہ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو وطن جانے اور مرکز ربوہ میں حاضر ہونے کے سعادت نصیب ہوئی۔ میرے دو عزیز ڈاکٹر انعام ملک صاحب جو فضل عمر ہسپتال کے شعبہ سرجری اور زبیر ملک صاحب ایمرجنسی شعبہ میں کام کرتے ہیں۔ ان دونوں حضرات سے میں نے فضل عمر ہسپتال کی ترقی کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ ان دونوں نے بہت اہم معلومات فراہم کیں جس سے فضل عمر ہسپتال کو دیکھنے کا شوق اور تیز ہو گیا۔

یکم نومبر ۱۹۹۴ء کو یہ خواہش پوری ہوئی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ تقسیم ملک کے بعد جب مرکز ربوہ کا قیام ہوا تو ذرائع نہایت محدود تھے۔ اور اس کے بعد ربوہ میں جس طرح انتظامی۔ تعلیمی۔ روحانی اور جدید میڈیکل سہولیات فراہم کی گئیں وہ اپنی تاریخ آپ ہیں۔ فضل عمر ہسپتال کی جدید عمارت ربوہ کے بس کے اڈے کے نزدیک ہے۔ اور دور سے ایک صاف ستھرے ماحول کی نہایت ہی دلکش اور دلفریب روحانی لہریں ہر گزرنے والے کو دعوت ملاقات پیش کرتی ہیں۔ انہی نظریات کے تحت جب میں فضل عمر ہسپتال کی بلڈنگ میں داخل ہوا تو خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس جنگل میں منگل کو دیکھ کر نہ صرف میری آنکھوں میں آنسو آگئے بلکہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ دنیا میں بہت ہی کم ایسے میڈیکل ادارے ہیں۔ جہاں دوا اور دعا کے نہایت ہی اہم توازن کو اس ہسپتال کا ہر کارکن نہ صرف فرض کے طور پر بلکہ خدمت ملک و قوم اور فریضہ عبادت سمجھ کر ادا کرتا ہے۔

میں نے اپنا تعارفی کارڈ فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر ریٹائرڈ کرنل ڈاکٹر خالق صاحب کے سیکرٹری کو دیا۔ فوراً ہی کرنل ڈاکٹر خالق صاحب نے ملاقات کے لئے اندر بلالیا۔ اور ساتھ ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر ڈاکٹر فیض اللہ صاحب کو بھی انہوں نے اس ملاقات کے لئے بلالیا۔ اللہ کیا بزرگ ہیں۔ میڈیکل کے شعبہ کا ایک طویل تجربہ ایک طرف اور عاجزی خلوص اور انسانی ہمدردی ان کے چہروں اور طرز زندگی سے اس طرح ٹپک رہی تھی کہ مجھے اپنی کم ظرفی پر بڑا رحم آیا۔ اور دل سے ایک ہی آواز آرہی تھی کہ تم ابھی طفلِ مکتب ہو۔ اس صحبتِ صالحین کا شکر کرو۔ اور ان کی زندگی سے سبق لو اور ان کی داستانِ خدمت کو اپنا سرمایہ حیات بنالو۔

ڈاکٹر کرنل خالق صاحب نے فضل عمر ہسپتال کا تعارف کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت میڈیکل کے تمام ضروری شعبوں میں تربیت یافتہ ۲۰۔ ڈاکٹر جدید آلات اور جدید طریقہ علاج سے بلالحاظ مذہب قوم اور مالی حالت ہر آنے والے مریض کے لئے ۲۴۔ گھنٹے خدمت کے لئے حاضر ہیں اس وقت ۱۵۰ بستروں کی سہولت میسر ہے۔ اور ایمرجنسی کے لئے ایمبولنس کی ضرورت بھی پوری کی جاتی ہے۔ گو ہسپتال میں علاج کی فیس بہت کم اور مالی ذرائع محدود ہیں۔ لیکن جب بھی ہسپتال کی کوئی ضرورت پیش آئی ہے۔ خدا تعالیٰ غیب سے کسی مخیر کے ذریعہ اس ضرورت کو ضرور پورا کر دیتا ہے۔ اس موقعہ پر مجھے یاد آیا کہ میرے عزیز دوست برادرم ڈاکٹر احسان ظفر صاحب نیوجرسی امریکہ نے حال میں M.R.I کی جدید مشین تشخیص امراض کے لئے بطور تحفہ و سعادت فضل عمر ہسپتال کو مہیا کی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو اس نیکی کا اجر دے۔ آمین۔

جہاں دل کی گہرائیوں سے خدمت اور دعا ہوتی ہے وہاں معجزے بھی ضرور ہوتے ہیں جب کرنل خالق صاحب نے چائے اور مٹھائی سے میری تواضع کی تو فرمانے لگے یہ مٹھائی اس ہسپتال کی ایک مریضہ نے بطور شکرانہ بھجوائی ہے۔ اس مریضہ کی پہلے ۶۔ بیٹیاں تھیں۔ اور اب اسی ہسپتال میں خدا تعالیٰ نے ۶۔ بیٹیوں کے بعد اسے چاند سا بیٹا عطا فرمایا ہے اس ایمان بھری داستان کو سن کے کون انکار سکتا ہے کہ دعا سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔

جب میں ہسپتال سے واپس آنے لگا تو یاد آیا کہ میرے عزیز دوست برادرم انور خان کی ہمشیرہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ فضل عمر ہسپتال کے شعبہ گائنی کی چیف ہیں۔ ان سے ملاقات کرنی چاہئے میں نے اپنی خواہش کا اظہار برآمدہ میں بیٹھے ہوئے ہسپتال کے چوکیدار سے کیا۔ اس نے کہا ڈاکٹر نصرت صاحبہ وہ سامنے آرہی ہیں۔ چوکیدار نے کہا۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنا تعارف کروایا کہ میں ان کے بھائی انور خان صاحب کا دوست ہوں اور ہسپتال دیکھنے آیا ہوں۔ وہ بڑے خلوص سے ملیں۔ اور بڑے وقار اور تحمل سے انہوں نے گائنی وارڈ کا تعارف اور سیر کروائی۔ ان کے ساتھ ایک اور لیڈی ڈاکٹر صاحبہ بھی تھیں۔ مجھے ان کا نام تو یاد نہیں رہا لیکن اعلیٰ علم کے لئے ان کی تشنگی میں کبھی نہ بھول سکوں گا۔ اور فنی مہارت کی یہ بھوک اور تڑپ ایک ڈاکٹر کو اعلیٰ فنی مقام پر کھڑا کر دیتی ہے۔

شعبہ گائنی نہایت صاف تھا۔ علم گائنی کے میڈیکل کے اصولوں کا احترام کیا جاتا ہے عملہ کے ہر فرد میں فرض شناسی اور خدمت خلق کا جذبہ چھپانے سے بھی نہ چھپ سکتا تھا۔ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ جونیئر ڈاکٹرز کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دیتی ہیں۔ وہ انگلستان کے ایک مشہور ڈاکٹر سے علم گائنی کی ماہرانہ تعلیم حاصل کرکے آئیں ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ اس سلسلہ میں انہوں نے آخری امتحان بھی پاس کر لیا ہے۔ ان کی اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ڈاکٹر نصرت صاحبہ نے فرمایا کہ ان کا Catchment Area صرف ربوہ یا ضلع جھنگ تک ہی محدود نہیں بلکہ لاہور سے سرگودھا تک مریض صرف یقین اور عقیدت سے علاج کے لئے آتے ہیں۔ وہ کہنے لگیں کہ میں مریضوں سے کہتی ہوں کہ علاج تو ہم کریں گے لیکن حضرت صاحب کو دعا کے لئے خط لکھو اور خود بھی دعا کرو۔ اس طرح کئی بے اولاد معجزانہ طور پر اولاد کی نعمت سے فیض یاب ہوتے ہیں میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ڈاکٹر نصرت صاحبہ اور ان کے عملہ کو اس سے بھی بڑھ کر خدمت کی توفیق دے آمین۔

اس موقعہ میری خوش نصیبی یہ بھی تھی کہ مجھے سب ڈاکٹروں سے ملنے کا موقع ملا۔ اور "Physician Heal Thyself First" کے موضوع پر ایک گھنٹہ انگریزی میں لیکچر دینے کی توفیق ملی۔ جسے سب ڈاکٹر صاحبان نے بڑے غور سے سنا۔ اس لیکچر کا مقصد یہ تھا کہ ڈاکٹرز اتنے جذبہ اور جوش سے مریضوں کی خدمت اور علاج کرتے ہیں کہ اپنی صحت کی ضروریات کو بھول جاتے ہیں۔ میں نے اس لیکچر میں کہا کہ خدا تعالیٰ ہی سارے علموں کا خزانہ ہے اور وہی شافی ہے اس لئے سب سے پہلے خدا تعالیٰ کی رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔ ڈاکٹر کسی معاشرہ کا ایک نہایت ہی اہم فرد ہوتا ہے۔ مریضوں کی صحت ڈاکٹر کی اپنے جسمانی، ذہنی اور روحانی توازن پر قائم ہوتی ہے۔ جس طرح حاملہ عورت جو کچھ کھاتی ہے وہ بطور خوراک اس کے بچہ کو پہنچ جاتی ہے اسی طرح ڈاکٹر کے جو بھی جذبات اور نظریات ہوتے ہیں وہ ان کے مریضوں پر ضرور اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس طرح اپنی صحت اور جذبات کا خیال رکھنے سے ہر ڈاکٹر نہایت احسن طور پر اپنی فنی خدمات ادا کر سکتا ہے۔

میں ساری دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی ڈاکٹروں سے عرض کروں گا کہ جب وہ مرکز سلسلہ میں جائیں تو ضرور فضل عمر ہسپتال کی سیر کریں۔ یہ دیکھنے والی پُرسکون پُرایمان اور پُریقین چیز ہے ان کے علم اور ایمان میں ضرور اضافہ ہوگا۔ جو سکون بھری ایمان بھری پیار بھری یادیں میں ساتھ لے کے آیا ہوں۔ انہوں نے مجھے یہ مضمون لکھنے پہ مجبور کر دیا ہے اور ان سے یہ بھی درخواست کروں گا کہ جس رنگ میں بھی ہو سکے علمی۔ مالی یا جدید آلات جو کار خیر اور صدقہ جاریہ ہے اور خاص کر دعاؤں سے فضل عمر ہسپتال کی مدد کریں۔

میں ریٹائرڈ کرنل ڈاکٹر خالق صاحب ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ اور فضل عمر ہسپتال کے سب ڈاکٹروں کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے بڑی عزت اور پیار دیا۔ ان سے علمی موضوع پر باتیں ہوئیں اور دل کو بڑا سکون پہنچا۔ میں نے انہیں کیا سکھانا تھا بلکہ ان سے بہت کچھ سیکھا۔ شکریہ

جس موضوع پر میں نے فضل عمر ہسپتال میں لیکچر دیا تھا۔ اس موضوع پر میری بڑی گہری تحقیق ہے اور میری خواہش ہے کہ میں اس علم کو دوسروں تک پہنچاؤں۔ اگر کوئی ڈاکٹر صاحب اس موضوع پر مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں تو اس پتہ پر امریکہ میں مجھ سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں ضرور جواب دوں گا۔

Dr. Mannan Malik. M.D 24
Noland Lane willing Boro,
New Jersey. 08046. U.S.A

تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین بہت مفید ہے

کلام الٰہی میں ہے (-) اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔ جھوٹ وغیرہ اخلاق رذیلہ دور کرنے چاہئیں اور جو راہ پر چل رہا ہے اس سے راستہ پوچھنا چاہئے اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہئے۔ جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر املا درست نہیں ہوتا ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے تو سیدھی راہ پر چلتا ہے ورنہ بہک جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

یہ اس وقت کی بات ہے جب ہماری جماعت کے پاس صرف چند ایک مربی ہوتے تھے۔ جن کی تعداد نہایت محدود تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ان دنوں ایک دن شام کے وقت لیٹے ہوئے یہ سوچنا شروع کیا کہ ہمارے مربی دگنے ہو جائیں۔ پھر اس سے بڑھ کر چار گنا ہو جائیں۔ حضرت صاحب نے (ہماری دعائیں آپ کے لئے) سوچتے سوچتے ان کی تعداد کو ہزاروں لاکھوں تک پہنچا دیا اور اس سوچ کے اظہار کے بعد آپ نے فرمایا کہ میرے یہ خیالات ہوا میں بکھر گئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ کبھی نہ کبھی ان خیالات کے نتیجہ میں ہمارے مربی اسی طرح تعداد میں خاصے زیادہ ہو جائیں گے۔

ہزاروں لاکھوں کا وقت تو ابھی نہیں آیا لیکن ان چند ایک مربیوں کی تعداد بڑھ کر اب سینکڑوں تک جا پہنچی ہے۔ اور یہ مربی ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اسی طرح جب قیام پاکستان کے وقت حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دعائیں آپ کے لئے) پاکستان تشریف لائے تو پاکستان کی بہبود کے لئے آپ نے سات لیکچر دئے۔ جن میں سے ایک لیکچر اس موضوع پر تھا کہ ہماری حکومت کو بیرونی ممالک سے کوئی مدد نہیں لینی چاہئے۔ ہم تھوڑا کھائیں' بھوکے رہیں' اچھے کپڑے نہ پہنیں' اپنی سہولتوں کو کم کریں' لیکن جو کچھ بھی ہم نے کرنا ہے ہم اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلائیں اور بیرونی ممالک سے نہ قرض لیں نہ امداد۔ لیکن پاکستان کی یکے بعد دیگرے تمام حکومتوں نے بیرونی ممالک سے قرض بھی لئے اور امداد بھی لی۔ اور بعض اوقات یہ بات سننے میں آتی ہے کہ لئے گئے قرض پر سود بھی اتنا زیادہ ہے کہ اس کے لئے مزید قرض لینا پڑتا ہے۔

لیکن بہرحال حضرت صاحب کے وہ ارشادات جو اس وقت ہوا میں بکھر گئے تھے۔ یقیناً کبھی نہ کبھی پورے ہوں گے۔ مثلاً اس کی ایک مثال اب کرکٹر عمران خان نے پاکستان کے سامنے رکھی ہے۔ عمران خان جو دنیا کے مشہور ترین کرکٹروں میں سے ایک کرکٹر ہیں نے اپنی والدہ کی ۱۹۸۵ء میں کینسر سے وفات کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ وہ ایک کینسر ہسپتال بنائیں گے۔ اسے اپنی والدہ کے نام سے منسوب کیا۔ اب ۲۸- دسمبر کو شوکت خانم کینسر ہسپتال کا افتتاح ہو گیا ہے۔ اس ہسپتال کے لئے انہیں ۷۰ کروڑ روپے کی لاگت کا سامنا تھا۔ جو انہوں نے اپنے ہی بھائیوں سے اپنے ملک کے عوام الناس سے اپنے ملک کی تنظیموں سے اکٹھا کیا اور بیرون ملک کسی حکومت کی ایک پیسہ کی مدد بھی نہیں لی۔ ۷۰ کروڑ کی لاگت سے بننے والے اس ہسپتال کی روزمرہ ضروریات کے لئے انہیں مزید بارہ کروڑ روپے کی ضرورت تھی۔ جس کے لئے انہوں نے سارے ملک کا دورہ کیا اور جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں اپنوں کے سامنے کاسہ گدائی رکھتے ہوئے عار نہیں سمجھی۔ کئی ہفتوں سے بڑے بڑے شہروں میں ایک گانا گایا جا رہا تھا جہاں ہسپتال ہے اس جگہ کا نام لے کر فورٹریس سٹیڈیم چلو۔ گویا کہ اس طرح سے لوگوں کے جذبات کو ابھارا گیا اور خدا کے فضل سے انہوں نے جیسا کہ بی بی سی کے ایک نمائندے نے جن کا نام شاہد ملک ہے اور لاہور میں رہتے ہیں بتایا کہ لوگوں نے چھتوں پر سے دکانوں میں سے' دکانوں کے آگے پھٹوں میں سے ہر جگہ ان پر نوٹوں کی بارش کر دی۔ وہ جدھر بھی گئے انہیں روپیہ ہی روپیہ ملا۔ اور روپے کے ساتھ محبت اور عقیدت۔ کہا جاتا ہے کہ ایک ایک دن میں انہوں ستر ستر اسی اسی لاکھ روپے جمع کئے ہیں۔

یہ بی بی سی کے نامہ نگار ان کے ساتھ تھے اور کہتے ہیں کہ میں نے عمران خان سے پوچھا کہ کینسر ہسپتال کے متعلق وہ یہ بتائیں کہ انہیں اس کا خیال کس طرح آیا۔ کہنے لگے کہ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اگر میری والدہ کے مرض کی تشخیص وقت پر ہو جاتی اور ابتدائی مراحل میں انہیں علاج میسر آجاتا تو وہ بچ رہتیں۔ چنانچہ مجھے خیال آیا کہ کینسر کا ایک ایسا ہسپتال ہونا چاہئے۔ جو ابتدائی مراحل سے لے کر انتہائی مراحل تک تشخیص کے ساتھ علاج کرتے کرتے مریضوں کی حقیقی طور پر مدد کر سکے۔ شوکت خانم میموریل ہسپتال' کہتے ہیں کہ سارے ایشیا میں سب سے زیادہ جدید اوزاروں سے لیس ہے۔ اور اس کی کارکردگی عمران کو یقین ہے کہ تمام ہسپتالوں کے لئے مثالی ثابت ہو گی۔

۲۸- دسمبر کو جب اس کا افتتاح کیا گیا تو ایک نئی بات سامنے آئی وہ بات یہ تھی کہ عام طور پر تو یہ ہوتا ہے کہ ہزاروں کا پراجیکٹ ہو تو کم از کم کسی ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین کو بلایا جاتا ہے کہ وہ افتتاح کرے لاکھوں کا ہو تو قومی اسمبلی کے کسی رکن کو بلایا جاتا ہے اور کروڑوں کا ہو تو وزیر اعظم سے کم پر کسی کی نظر نہیں پڑتی۔ لیکن اس موقع پر عمران خان کو یہ خیال آیا کہ یہ عوام الناس کا ہسپتال ہے اس لئے عوام الناس ہی میں سے کسی کو اس کا افتتاح کرنا چاہئے۔ چنانچہ ایک دس سالہ بچی جس کا نام سمیرا ہے اور جو خود کینسر کی مریضہ ہے اور جو سب سے پہلے اس ہسپتال میں داخل کی جائے گی۔ (کی گئی ہے) سے اس ہسپتال کا افتتاح کروایا گیا اور ایک معذور نوجوان جس نے اس ہسپتال کے لئے چندہ کی پہلی رقم ادا کی اور جس کا نام محمد اشرف ہے اس سے تلاوت کروائی گئی۔ یہ بالکل نئی بات ہے عوام الناس کے ساتھ حقیقی رابطے کا اظہار کرنے والی۔ جب بی بی سی کے نمائندے نے عمران خان سے مزید باتیں پوچھیں تو انہوں نے کہا کہ بے شک کہا تو یہ جاتا ہے کہ میری والدہ کی یاد میں ہسپتال قائم کیا گیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ہسپتال عوام الناس کا ہے۔ سارے عوام الناس کا۔ ساری انسانیت کا۔ اور انہوں نے افتتاح کے وقت اپنی تقریر میں جو پیغام دیا وہ یہ تھا کہ یہاں پر آنے والے ہر شخص کو انسان سمجھا جائے۔ یہ وہ پیغام تھا جو انہوں نے اپنے ڈاکٹر حضرات کو دیا۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ جہاں انسان کو انسان ہی نہ سمجھا جائے وہاں اس کی خدمت کیا ہو گی۔

پس اگر فی الحقیقت اس ہسپتال میں آنے والے ہر شخص کو انسان سمجھا گیا تو یقیناً اس کی خدمت کے بھی بہتر مواقع میسر ہوں گے۔ عمران خان نے جو کچھ کیا ہے وہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ان ارشادات کی پوری پوری تعمیل ہے کہ بیرونی ممالک سے نہ کوئی قرض لیا جائے اور نہ کوئی امداد۔ اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلایا جائے۔ اپنے ہی پاس جو کچھ ہے اس سے جو پراجیکٹ بھی چلانی ہو چلائی جائے۔ چنانچہ عمران خان نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ بیرونی ممالک سے قرض یا امداد لینے کو بت پرستی کا نام دیتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی اس پراجیکٹ میں اس بت پرستی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ قیام پاکستان کے وقت جو کچھ حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا تھا۔ اس کی تعمیل اور تکمیل شروع ہو گئی ہے۔ خدا کرے کہ ہمارا ملک اس بات کو پلے باندھ لے کہ بیرونی ممالک سے کچھ نہیں لینا۔ ہماری اپنی ترقی و تعمیر میں بے شک تھوڑی سی تاخیر ہو جائے۔ لیکن ہم سب کچھ اپنے وسیلوں سے کریں گے۔

مخدوم کاشف حسیب

(بشکریہ "لاہور" ۲۴ دسمبر ۱۹۹۴ء)

جاپان اور تعلیم

(چند اہم امتیازات)

چڑھتے سورج کی۔ سرزمین "جاپان" دنیا کے انتہائی مشرق میں واقع ہے۔ جاپان چار جزیروں پر مشتمل ہے۔ عجیب بات ہے کہ سب سے زیادہ "مشرقی" ہونے کے باوجود جاپانیوں نے مغربی ثقافت اور تمدنی طور طریقوں کو اپنا لیا ہے۔ اب ان کی زندگیوں کا مقصد وحید "مادی ترقی" ہی نظر آتا ہے۔

کیوں کہ مذہب کو جاپانی زندگی میں چنداں اہمیت حاصل نہیں جاپانی باشندے دوسری جنگ عظیم سے پہلے ہی سو فی صدی تعلیم کا معیار حاصل کر چکے تھے۔ یقیناً یہ اس تعلیم ہی کا کرشمہ ہے کہ وہ ایٹم بموں سے اپنے دو شہروں کی ہولناک تباہی کے باوجود نہ صرف جانبر ہوئے دنیا میں اقتصادی ترقی کی وہ مثال قائم کی۔ آج سپر طاقت امریکہ بھی اس کے نام کی مالا جپتی ہے۔

جاپانی۔ اور چینی زبانیں اغلباً دنیا کی مشکل ترین زبانیں ہیں۔ خصوصاً جاپانی زبان جس میں ابجد کی بجائے ایڈیو گرافی ہے ایک جاپانی بچے کو زبان سیکھنے کے کے لئے کم سے کم پچاس ہزار علامتیں' یاد کرنا پڑتی ہیں۔ جس کے بعد ہی اسے پڑھا لکھا سمجھا اور کہا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ ہر حرف کے لئے ایک علیحدہ علامت ہے۔

نصابی کتب مفت جاپانی بچوں کو سکولوں میں کتابیں مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ البتہ کسی بچے سے کتاب گم ہو جانے کی صورت میں اسے وہ کتاب دوبارہ قیمتاً خریدنا پڑتی ہے۔ مفت کتابوں کی فراہمی کے کار خیر میں حکومت ہی نہیں رفاہی ادارے بھی حکومت کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ نصابی کتب کے سلسلہ میں جاپان میں زیادہ تر وہی نظام (مگر بہتر پیمانے پر) رائج ہے۔ جو تقسیم ہندوستان سے قبل ہمارے یہاں رائج تھا۔ حکومت نصاب مقرر کر دیتی ہے۔ پبلشرز بہترین مصنفوں سے مسودے لکھوا کر حکومت سے منظوری حاصل کر لیتے ہیں۔ سالہا سال کی محنت کے بعد ان مصنفوں' آرٹسٹوں اور ناشروں نے اپنے اپنے فن میں مہارت اور تخصیص حاصل کر لی ہے۔

چنانچہ سائنس کی کتابیں شائع کرنے والا ناشر صرف سائنس ہی کی کتب شائع کرتا ہے۔ جاپان کے بعض مصور ایسے بھی ہیں۔ جو صرف پتوں کی تصاویر بنانے میں مہارت رکھتے ہیں۔ اسی طرح بعض انسانی تصاویر بنانے میں۔ علیٰ ہذا القیاس۔

باقی صفحہ ۵ پر

یاد رفتگان ———— مبارکہ مختار

محترمہ بھاگ بھری صاحبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچھلے کئی دنوں سے میرے دل و دماغ پر اس ہستی کی یادیں حاوی ہیں۔ جس ہستی کے جسم کا اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حصہ بنایا۔ جس کی ہڈیوں سے اللہ تعالیٰ نے میری ہڈیاں بنائیں۔ جس کے گوشت سے میرا گوشت پوست بنایا۔ جس کا خون پا کر میں اس دنیا میں آئی۔ جس نے میری انگلی پکڑ کر مجھے چلنا سکھایا۔ جس کی دعاؤں کے طفیل آج میں پر سکون زندگی گزار رہی ہوں۔

وہ پیاری ہستی۔ میری امی جان اور پورے ضلع جھنگ کی عورتوں کی آپا جی بھاگ بھری گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جھنگ کی ۴۰ سالہ خدمت کرنے والی ٹیچر ۱۷۔ اگست ۱۹۹۳ء کو ۸۲ سال کی عمر میں اپنے پیارے خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ ہم سب اسی کے ہیں۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

میری امی بہت ہی خوبیوں کی مالک تھیں۔ بہت ہی صابر شاکر حوصلہ والی نہایت سادہ پاکیزہ زندگی بسر کرنے والی تھیں۔ بھاگ کر ہر ایک کی خدمت کرنے کو ہر وقت تیار رہتی تھیں۔ آپ ۱۹۱۱ء میں جھنگ شہر میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد میاں اللہ بخش نے امام جماعت احمدیہ الاول کے ہاتھ پر بیعت کی۔ میری امی کے ماموں اور میرے دادا جان محترم چوہدری غلام حسین سکولز انسپکٹر تھے۔ جنہوں نے ۱۹۰۰ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت کی اور ان کے پیارے رفیقوں میں شامل ہوئے۔ دوسرے ماموں محترم چوہدری محمد حسین صاحب والد ڈاکٹر عبدالسلام نوبل انعام یافتہ تھے۔ جن کے لئے امی جان ہمیشہ فخر سے بتایا کرتیں۔ کہ عبدالسلام میرا ماموں زاد بھائی ہے اور ان کے لئے دعائیں کیا کرتی تھیں۔

میرے ابا جان محترم فضل الرحمٰن اسلم تحصیلدار لودھراں جن کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی۔ جو کہ میری امی کے سگے ماموں زاد تھے اور چوہدری غلام حسین صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کے بڑے فرزند تھے۔ اور میری امی کے تقریباً ہم عمر تھے۔ امی کی یادداشت بہت اچھی تھی بتاتی تھیں۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی وفات سے کچھ عرصہ قبل ہم لوگ جلسہ سالانہ پر قادیان گئے۔ اس وقت ہماری عمر اڑھائی سال یا تین سال ہو گی۔ ملاقات کے لئے حضرت صاحب کے گھر گئے۔ وہاں پر نعمت کدہ میں دہی ایک ڈونگے میں جما کر رکھا ہوا تھا۔ تمہارے ابا جان بچپن سے بہت شرارتی تھے۔ عورتیں تو باتوں میں مشغول ہو گئیں۔ اور یہ آنکھ بچا کر نعمت کدہ کھول کر دہی میں ہاتھ ڈال کر کھانا شروع کر دیا۔ تمہاری دادی اماں نے دیکھا تو بھاگ کر پکڑا اور ایک تھپڑ رسید کر دیا۔ اسی دوران حضرت امام جماعت احمدیہ الاول سبز چوغہ لینے اندر سے تشریف لائے۔ انہوں نے دیکھا تو فرمانے لگے۔ نہ بیٹی۔ بچوں کو مارا نہیں کرتے۔ یہ تو فرشتے ہوتے ہیں۔ پیار سے ہٹاؤ۔ پھر اسی جگہ سے دہی اور برتن میں ڈال کر ہمیں دی اور ہم دونوں نے کھائی۔

پاکستان سے پہلے کے واقعات بتاتی تھیں۔ جب انہوں نے ملازمت شروع کی تھی۔ ہندو لوگ اس وقت عورت کی بہت عزت کرتے تھے۔ اور چونکہ امی جان ہندو سکھ لڑکیوں کی استانی بھی تھیں۔ وہ بہت عزت سے پیش آتے تھے۔ اس وقت لجنہ کے اجلاس نئے نئے شروع ہوئے تھے۔ بتاتی تھیں کہ میں اپنے ماموں چوہدری محمد حسین صاحب کے زیر نگرانی اجلاس کرواتی۔ ان کی ممانی ہاجرہ بیگم صاحبہ والدہ ڈاکٹر عبدالسلام صدر تھیں۔ ہندو اور سکھ عورتوں کو میں بلا کر لاتی۔ ہندو عورتیں اکثر کہتی تھیں۔ کہ آپا جی تو دیوی ہیں۔ اور اپنے گھر میں اکثر ذکر کرتیں۔ کہ دیوی آئی ہے۔ ہمیشہ ساڑھی پہنتی تھیں۔

۴۰ سال ملازمت کے دوران ۳۔ نسلیں یعنی دادی۔ بہو بیٹی۔ اور پوتی نواسی آپ کی شاگردوں میں شامل تھیں۔ ان کی وفات پر ٦ ماہ سے زائد عرصہ تک تعزیت کرنے والیوں کا ایک تانتا بندھا رہا۔ ہر ایک کے منہ پر تعریفی کلمات تھے۔ ہر ایک کی بے لوث خدمت کرنے والی تھیں۔ اپنے محلہ میں تین نسلوں کو قرآن پاک پڑھایا۔ اور ساتھ ہی دنیاوی تعلیم بھی دی۔ ٹیوشن فیس کسی سے نہیں لیتی تھیں۔ ہر ہنر کی مالک تھیں۔ شام کو بھی گھر میں ایک سکول لگا ہوتا تھا۔ ہر قسم کی سلائی کڑھائی۔ دریاں بنانی نوار بنانی۔ کرسی چارپائی بن لینی۔ کروشیا۔ شیشہ کا کام۔ سلمہ ستارہ لگانا۔ گھر میں سبزیاں اگانی۔ بھینس گائے رکھی لڑکے بھی پڑھنے آتے تھے۔ جو کہ آج بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ اکثر سلام کرنے ملنے چلے آتے تھے۔ ہر لڑکی کو باتوں باتوں میں ہر ہنر سکھاتی تھیں۔ بتاتی تھیں۔ کہ ہر کام آنا چاہئے۔ محتاجی بہت بڑی چیز ہے۔

میرے بچوں کے ساتھ انہیں بہت ہی پیار تھا۔ رات کو سوتے وقت انبیاء علیہم السلام کی کہانیاں سنایا کرتیں۔ لمبی لمبی سورتیں سناتیں۔ اور سبق دیتیں۔ ان کے حوصلہ دلانے پر میں نے لجنہ جھنگ میں ۲۰۔ سال جنرل سیکرٹری کا اور ۹ سال صدارت کا کام کیا۔ روز انہ لجنہ کے کاموں کے لئے دورہ پر جاتی تو کہتیں جاؤ اللہ حافظ و ناصر ہو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے جا رہی ہو۔ میں دعا کروں گی سب کام ٹھیک ہو جائیں گے۔ ان کی وفات کے بعد میں بیماری کی وجہ سے اس خدمت سے محروم ہو گئی ہوں۔

بڑھاپے میں آپ نے وصیت کی۔ جب آپ کی وصیت منظور ہوئی تو بہت خوش ہوئیں۔ کہنے لگیں۔ کہ اس کا اجر تو تمہارے میاں چوہدری مختار احمد سنوری کو ملے گا۔ میں اس کے لئے بہت دعا کرتی ہوں۔ جس نے محنت کر کے میری وصیت کروائی ہے۔ ادائیگی بھی فوراً کر دی۔ چندہ لینے والے آتے تو اپنی پنشن بک ان کو تھما دیتیں۔ کہ آپ بتائیں کتنا دینا ہے۔ مجھے اور میری دونوں بہنوں پروین۔ امتہ القیوم کو اچھی تعلیم دی۔ تین بیٹیوں کی پرورش اچھی طرح کر کے حدیث کے مطابق جنت کی وارث ہوئیں۔

جب جماعت کے خلاف تحریکیں ہوتی تھیں۔ تو محلہ والے سینہ سپر ہو جاتے تھے۔ اور ساری چیزیں گھر میں مہیا کرتے تھے۔ بعض لوگ کہتے۔ کہ آپا جی ہیں تو بہت اچھی مگر ہیں احمدی۔ ان کی وفات پر اکثر غیر از جماعت لوگوں نے ہمارے مربی صاحب کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔ اور کئی دن تک ہمارے پاس آتے رہتے۔ چونکہ امی کے بطن سے بیٹا نہیں تھا۔ ہر نیک بچہ کو اپنا بیٹا سمجھتی تھیں۔ میری

باقی صفحہ ٦ پر

بقیہ صفحہ ۴

اگر تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہو گا۔ کہ جاپان کی ساری موجودہ ترقی دراصل تعلیم ہی کی مرہون منت ہے۔ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں جب دیگر ایشیائی ممالک خواب غفلت میں تھے۔ جاپانیوں میں سائنس کی اہمیت کا احساس اجاگر ہو چکا تھا۔ اسی باعث ٹوکیو میں جب پہلی یونیورسٹی قائم ہوئی۔

تو زیادہ سے زیادہ توجہ ادبیات کی بجائے انجینئرنگ اور زراعت کے شعبوں پر دی گئی۔

صنعت صحافت جاپان میں صحافت کی صنعت بھی بڑے عروج پر ہے۔ جاپانی لوگ مطالعہ کے بہت شوقین ہیں۔ بیشتر جاپانی باشندے ریلوے سٹیشن پر اخبار خریدتے اور پڑھنے کے بعد اسے وہیں پھینک جاتے ہیں۔ ہمارے یہاں کی طرح کسی ایک مسافر کا اخبار ساری بس اور سارے ڈبے میں نہیں گھومتا۔ جاپان میں اخبار پڑھنے والوں کی شرح بھی سب سے زیادہ ہے۔ جس کے شاندار نتائج بھی ساری دنیا کے سامنے ہیں۔

جاپان میں اکثر اخبارات ایک ہی وقت میں مختلف جگہوں سے شائع ہوتے ہیں۔

صرف ٹوکیو میں بعض اخبارات کے آٹھ آٹھ دفاتر ہیں۔ مقصود یہ کہ اخبارات سے اس کے قارئین کے ہاتھوں میں پہنچنے میں ٹریفک کا نظام حائل نہ ہو سکے۔

"اس لئے اخبار کا ایک ہی ایڈیشن آٹھ مختلف جگہوں سے چھپتا ہے۔"

بعض ناشر صرف رسائل شائع کرتے ہیں۔ بعض ناشرین کے رسائل موضوعاتی اعتبار سے بھی یکساں ہوتے ہیں جس کے باعث ان میں کاروباری مسابقت کی دوڑ جاری رہتی ہے اور خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتے ہیں۔

جس کے نتیجے میں رسالے کا معیار بہتر سے بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ رہی ان کی اشاعت تو اس سلسلہ میں شاید یہ کہہ دینا کافی ہو۔ کہ ان میں سے بہت کم رسالے ایسے ہوں گے۔ جو دس لاکھ سے کم چھپتے ہوں جب کہ جاپان کی آبادی پاکستان سے نصف ہے۔ یہ صورت کتابوں کی ہے۔ شاید ہی کوئی کتاب ایک لاکھ سے کم تعداد میں چھپتی ہو۔ یہاں ناشر کا کام صرف یہ ہے کہ اچھے مسودے منتخب کرے" اور چھاپے۔ فروخت کے لئے کتب فروش اور تقسیم کنندگان کی وجہ سے ناشر کتب فروش حضرات کے ساتھ لمبی چوڑی خط و کتابت۔ ڈاک خرچ اور کاروباری ربط و ضبط کے لئے چکر لگانے سے بچ جاتا ہے۔

لائبریریوں کا نظام جاپان اور تعلیم کا موضوع جاپانی لائبریریوں کے تذکرے کے بغیر ادھورا رہے گا۔ آج سے ربع صدی پیشتر ایک قانون کی رو سے جاپان کے ہر بلدیاتی علاقے میں لائبریری کا قیام ضروری تھا اور آج اسی خواب کی سہانی تعمیر کے کرشمے جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔

ٹوکیو کے ایک نواحی شہر ہینو میں (جس کے نام سے منسوب بسیں اور ٹرک ہمارے یہاں بھی عام ہیں) لائبریریوں کا نظام مثالی حیثیت اختیار کر چکا ہے وہاں ہر روز ایک گاڑی کتابیں لے کر محلوں کا چکر لگاتی ہے۔ لوگ اس میں سے اپنی پسند کی کتابیں چھانٹتے ہیں۔ اور اس سے پیشتر مطالعہ کے لئے لی جانے والی کتب واپس کرتے ہیں۔

واضح رہے یہ انتظام وہاں کی بلدیہ کی طرف سے مفت ہے۔ بالفاظ دیگر جاپان میں کتاب کو زندگی کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔"

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس کے خلاف چیچنیا کی مزاحمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس کے جنگی طیارے اور ٹینک بدستور چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی پر بمباری کر رہے ہیں۔ تین دن قبل روسی افواج گروزنی میں داخل ہوئی تھیں لیکن وہ ابھی تک شہر کا کنٹرول نہیں سنبھال سکیں چیچنیا کے مسلمانوں کی طرف سے حیران کن بہادری اور دلیری کے ساتھ مزاحمت کی جا رہی ہے۔ روسی افواج کو بھاری نقصان پہنچایا گیا ہے۔ روسی فوج کا زمینی حملہ مسلمانوں نے پسپا کر دیا ہے۔ صدارتی محل پر بدستور چیچنیا کے مسلمانوں کا قبضہ ہے۔ روس نے اعتراف کیا ہے کہ اس جنگ میں اس کی کئی درجن بکتر بند گاڑیاں تباہ ہو چکی ہیں اس کے علاوہ کئی ٹینکوں پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب ان ٹینکوں کا رخ روسی افواج کی طرف موڑ دیا گیا ہے۔ زیادہ لڑائی ریلوے اسٹیشن کے علاقے میں ہو رہی ہے۔

دارالحکومت گروزنی کے ہسپتال جنگ کے زخمیوں سے بھر گئے ہیں۔ شہر میں ہسپتالوں کی کم تعداد کے پیش نظر شہر سے باہر عارضی ہسپتال قائم کئے گئے ہیں جہاں ضروری طبی سامان پہنچا دیا گیا ہے۔ بین الاقوامی ادارے ریڈ کراس وغیرہ انسانی ہمدردی کی طبی امداد بہم پہنچا رہے ہیں۔

چیچنیا کی مختصر سی ریاست کے مسلمان جو کاکیشیا نسل سے تعلق رکھتے ہیں جس مزاحمت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور جس زبردست جرات و ہمت کا مظاہرہ کر رہے ہیں وہ جدید دور کا ایک روشن باب ہے۔

اب عالمی ہمدردی کی لہریں بھی ان کے حق میں اٹھ رہی ہیں روس کے بڑے اتحادی ملک جرمنی کے وزیر خارجہ مسٹر کلاس کلینکل نے روس کو متنبہ کیا ہے کہ وہ چیچنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کرے فرانس جس نے اس ماہ سے یورپی یونین کی قیادت سنبھالی ہے کہا ہے کہ وہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے بات چیت کی حمایت کرتا ہے۔

☆ ○ ☆

بوسنیا میں تازہ جنگ بندی

بوسنیا میں چار ماہ کے عرصے کے لئے جو جنگ بندی خود سربوں کے اصرار پر نافذ کروائی گئی تھی اس کی پہلی خلاف ورزی بھی سربوں نے کی ہے۔ جنگ بندی کے نفاذ کے دو دن کے بعد جب دارالحکومت سارا ایے وو خاموش تھا۔ ایک میزائل شہر کے اندر موجود ایک بلند عمارت کو آ کر لگا۔ خوش قسمتی سے اس وقت عمارت کے اس حصے میں کوئی شخص موجود نہیں تھا اس وجہ سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ تاہم میزائل سے عمارت کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

اقوام متحدہ کے امن مشن کے اہلکاروں نے بتایا ہے کہ اس بات کی تحقیقات کی جا رہی ہے کہ یہ میزائل کس طرف سے آیا ہے بتایا گیا ہے کہ یہ میزائل جنوب کی طرف سے آیا ہے جہاں سربوں کا قبضہ ہے۔ اقوام متحدہ کے عہدیداروں نے کہا ہے کہ یہ واقعہ جنگ بندی کی سنگین خلاف ورزی ہے اس سے بوسنیا میں قیام امن کی کوششوں کو نقصان پہنچے گا۔

اقوام متحدہ کے ذرائع امن قائم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں انہوں نے کروشیا کو بھی جنگ بندی میں شمولیت پر قائل کر لیا ہے۔

☆ ○ ☆

صدر کلنٹن صدارت کے دوبارہ امیدوار ہونگے

امریکہ میں صدر کا انتخاب ۴ سال کے عرصے کے لئے ہوتا ہے۔ آئندہ امریکی صدارتی انتخاب ١٩٩٦ء کے آخری چھ ماہ میں ہونگے۔ امریکہ کے موجودہ صدر مسٹر بل کلنٹن نے اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ انتخابات میں بھی اپنی پارٹی' ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے امیدوار ہونگے۔ ان کے اس بیان کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی پارٹی کی طرف سے صدارتی امیدوار نامزد ہونے کے امیدوار ہونگے۔ عام خیال یہی ہے کہ ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے ان کو ٹکٹ مل جائے گا۔

لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ چند ماہ پیشتر امریکہ کے قانون ساز ادارے کانگرس کے جو انتخابات ہوئے ہیں ان میں صدر کلنٹن کی پارٹی کو سخت ہزیمت اٹھانا پڑی ہے۔ اور اس وقت کانگرس میں حکومتی پارٹی کو اکثریت حاصل نہیں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو قانون سازی میں قدم قدم پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چنانچہ صدر کلنٹن نے یہ کہا ہے کہ ری پبلیکن پارٹی کی قیادت میں نئی کانگرس سے میری جھڑپیں تو ہونگی تاہم بہت سے امور پر ارکان سے میری مصالحت ہو جائے گی۔

صدر کلنٹن کا دوسرا اہم مسئلہ یہ ہے کہ ان کی مقبولیت میں کمی واقع ہو چکی ہے۔ امریکہ میں ان کی مخالف پارٹی کا انتخاب جیت لینا اس کی واضح علامت ہے۔ چنانچہ اب صدر امریکہ اس کوشش میں ہیں کہ وہ اپنے عوام کے لئے کچھ ایسے اقدامات کریں جس سے ان کی مقبولیت بحال ہو سکے تاکہ آئندہ انتخابات میں ان کی کامیابی کا یقین ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے وہ ایک نیا قانون منظور کروانا چاہتے ہیں جس کے تحت بہت سے لوگوں کو ٹیکسوں میں چھوٹ مل سکے گی۔ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو ٹیکسوں میں رعایت دی جائے جو بچے پروان چڑھا رہے ہیں یا ریٹائرمنٹ کی زندگی گذار رہے ہیں۔ اس بل کو درمیانے طبقے کے بل آف رائٹس کا نام دیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ اس بل کی منظوری سے صدر کلنٹن کی مقبولیت بحال ہو سکے گی۔ ظاہر ہے کہ مخالف ری پبلیکن پارٹی ان کی مقبولیت کو بحال کرنے کی مزاحمت کرے گی۔ لیکن یہ بھی نہیں چاہے گی کہ اس سے ان کی اپنی مقبولیت گر جائے اس لئے ری پبلیکن پارٹی کوئی درمیانی ایسا رستہ اختیار کرے گی جس سے یہ بل منظور نہ ہو سکے مگر اس سے زیادہ بہتر مراعات کا اعلان کیا جا سکے۔ صدر کلنٹن کو اس سلسلے میں بہت سی مشکلات پیش آ سکیں گی۔ اور یہی ان کی مقبولیت کا اور صلاحیت کا امتحان بھی ہو گا۔ جس کے بغیر ١٩٩٦ء میں ان کو صدارتی مہم جیتنا بہت مشکل ہو گا۔

☆ ○○○ ☆

بقیہ صفحہ ۵

دوسری امی کے بیٹوں سے بہت محبت کرتی تھیں۔ وفات کے وقت بھی بیٹے سیف اللہ سیفی کے ہاتھوں میں دم دیا۔ اس طرح ان کی یہ خواہش بھی پوری ہو گئی کیونکہ وہ بڑی حسرت سے کہا کرتی تھیں۔ کہ بڑی خوش نصیب ہوتی ہیں وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں اور بیٹوں کے پیارے ہاتھوں انجام کو پہنچتی ہیں۔ اور خدا کے حضور حاضر ہوتی ہیں۔ امی کی نماز جنازہ غائب ازراہ کرم حضرت امام جماعت الرابع نے لندن میں پڑھائی۔ ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے نماز جنازہ پڑھائی اور دعا کرائی اور اس طرح بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے قدموں میں میری امی کو جگہ دے اور ہم سب کو ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

دین کی عزت کوشش سے نہیں ملتی بلکہ اسی کے لئے ہوتی ہے جو اللہ کے لئے اپنے آپ کو ذلیل کرے اور اللہ کے لئے رسوائی قبول کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آپ کا خط ملا
(تعلیمی اعزاز)

مکرم ریاض احمد گھمن ڈائریکٹر سیلز شاہنواز لیمٹڈ لاہور سے لکھتے ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ عائشہ رضوان کا نام یونیورسٹی گرانٹ کمیشن نے صدارتی ایوارڈ "اعزاز سبقت" کے لئے پیش کیا ہے۔ یہ اعزاز صرف اعلیٰ تعلیمی قابلیت اور امتحانات میں نمایاں کامیابی پر دیا جاتا ہے۔ عزیزہ عائشہ بی۔ فارمیسی کے چاروں سالوں میں شاندار کامیابیاں حاصل کر کے صدارتی ایوارڈ کے تحت وظیفہ حاصل کر چکی ہیں۔ اب مندرجہ بالا اعزاز کے لئے ان کا نام بھجوایا گیا ہے۔ براہ کرم اخبار الفضل میں احباب جماعت سے خاص دعا کی تحریک کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عزیزہ کو اس اعزاز سے نوازے۔ (شادی کے بعد عزیزہ عائشہ ریاض کا نام عائشہ رضوان ہو چکا ہے۔ راضوان امریکہ میں ہے)

عزیزہ عائشہ نے امریکہ میں بھی فارمیسی کے امتحان میں پہلی ہی کوشش میں ۸۱% نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کی اس کا امریکہ میں جولائی میں فائنل امتحان ہو رہا ہے اس کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ٢٩٨٠٨ میں محمد رفیق احمد نسیم ولد محمد انور صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہمراج پورہ چک نمبر ۴٠ ضلع شیخوپورہ حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-١٠-٦ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ اٹھارہ سو روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد رفیق احمد نسیم B-۳۸۴ بلاک نمبر ۱۳ فیڈرل B ایریا کراچی ۷۵۹۵۰ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر۲ سید سخاوت شاہ R-۸۲۲ بلاک نمبر۸ عزیز آباد کراچی۔

مسل نمبر ۲۹۸۰۹ میں جمیل احمد ریحان ولد رشید احمد ریحان قوم ریحان پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ چار ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد جمیل احمد ریحان ۹/۳۵۶-R دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر۲ بشیر الدین عباسی وصیت نمبر ۱۵۷۱۹۔

مسل نمبر ۲۹۸۱۰ میں مبارک احمد تنویر ولد بشیر احمد کوثر قوم راجپوت پیشہ ٹیلرنگ عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۴ صالحہ منزل دار الرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ٹی وی سیٹ بلیک اینڈ وائٹ مالیتی دو ہزار روپے (۲) سائیکل پرانا مالیتی پانچ سو روپے (۳) گھڑی پرانی مالیتی پانچ سو روپے اور سلائی مشین پرانی مالیتی پانچ سو روپے کل جائیداد مالیتی تین ہزار پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت ٹیلرنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد تنویر ۹/۴ صالحہ منزل دار الرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر۱ ڈاکٹر حنیف احمد قمر ۹/۴ صالحہ منزل دار الرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر۲ محمد قدرت اللہ محمود وصیت نمبر ۲۶۶۴۹۔

مسل نمبر ۲۹۸۱۲ میں فضل بیگم زوجہ قاضی عبد الغنی صاحب قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) سیونگ سرٹیفکیٹس مالیتی ۲۵۰۰۰ روپے (۲) طلائی چوڑیاں وزنی اڑھائی تولہ ۱۰٬۰۰۰ روپے (۳) کانٹے وزنی آدھا ۱/۲ ۱ تولہ ۲۵۰۰ روپے کل جائیداد ۳۷۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فضل بیگم ۱۳۲- زینت بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ ملک عنایت اللہ سابق صدر حلقہ گارڈن ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۲ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳۔

مسل نمبر ۲۹۸۱۳ میں گوہر سلطانہ زوجہ فضل الرحمان صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن A-۵۲ ویسٹرج ۱ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی ۲۶ تولہ مالیتی ایک لاکھ بیس ہزار روپے اور حق مہر بذمہ خاوند محترم پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ گوہر سلطانہ زوجہ فضل الرحمان A-۵۲ ویسٹرج ۱ راولپنڈی گواہ شد نمبر۱ فضل الرحمان وصیت نمبر ۱۲۴۱۴ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ عبدالغفور وصیت نمبر ۱۴۷۹۵۔

مسل نمبر ۲۹۸۱۴ میں منصورہ فرحت بنت فضل الرحمان قوم اعوان پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-۵۲ ویسٹرج ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۸ تولہ ۸ ماشہ مالیتی ۳۹۰۰۰ روپے (۲) کوکے پانچ عدد مالیتی پانچ ہزار روپے (۳) گلے کا ہار طلائی اور طلائی انگوٹھی مورخہ ۹۴-۱۰-۳ کو پندرہ ہزار میں خریدی کل جائیداد پچانوے ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منصورہ فرحت بنت فضل الرحمان A-۵۲ ویسٹرج نمبر۱ راولپنڈی گواہ شد نمبر۱ عبدالغفور وصیت نمبر ۱۴۷۹۵ گواہ شد نمبر۲ فضل الرحمان وصیت نمبر ۱۲۴۱۴ والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۸۱۵ میں عطاء القدوس ولد فضل الرحمان صاحب قوم اعوان پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء القدوس A-۵۲ ویسٹرج نمبر۱ راولپنڈی گواہ شد نمبر۱ عبدالغفور وصیت نمبر ۱۴۷۹۵ گواہ شد نمبر۲ فضل الرحمان وصیت نمبر ۱۲۴۱۴ والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۸۱۶ میں ہارون احمد ولد ڈاکٹر عبدالشکور صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۵-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ہارون احمد ولد ڈاکٹر عبدالشکور صاحب مکان نمبر ۱- کریم سٹریٹ مسلم روڈ سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر۱ عبدالحفیظ گوندل وصیت نمبر ۱۹۵۸۲ گواہ شد نمبر۲ سید مقصود احمد وصیت نمبر ۲۳۱۴۴۔

مسل نمبر ۲۹۸۱۷ میں محمد عامر اسلم ولد محمد اسلم قوم ملک پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۳۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عامر اسلم مکان نمبر ۶/ ۶۵۴- ۷/ ۳۷ عبداللہ جان لین کوئٹہ حال A/ 134 نیو مسلم ٹاؤن وحدت روڈ لاہور گواہ شد نمبر۱ چوہدری غلام رسول وصیت نمبر ۴۰۷۴ گواہ شد نمبر۲ نعیم احمد ولد محمد سلیم ۱۳۴- اے نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک محمد یوسف صاحب ابن مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) ملک نور محمد صاحب آف سانگھڑ کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

پوسٹ کوڈ نمبر سے مطلع فرمائیں

○ محکمہ ڈاک کے قواعد کے مطابق تاکید کی جاتی ہے کہ جملہ خریداران روزنامہ و خطبہ نمبر الفضل اپنے متعلقہ ڈاک خانہ کے پوسٹ کوڈ نمبر سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے پتہ کی چٹ پر پوسٹ کوڈ نمبر لکھوا دیا جائے۔

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

یوم امہات

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں ۱۲- جنوری ۱۹۹۵ء صبح ساڑھے دس بجے یوم امہات منایا جا رہا ہے۔ ہر طالبہ کی والدہ کی شمولیت اس کی تعلیمی ترقی میں معاون ثابت ہوگی۔ **تمام محترم امہات سے شمولیت کی درخواست ہے۔**

پرنسپل

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

بقیہ صفحہ ۱

بند ہو جائے تو ایک گونگی بدی خون کے اندر رہے گی۔ ایک اندھی بدی خون کے اندر رہے گی۔ وہ کوئی بھی بد اثر اپنا ظاہر نہیں کر سکتی۔ چاروں طرف سے دیواریں چن کر زندہ دفنا دیا جاتا ہے اس طرح وہ دیواروں میں چن دی جائے گی۔ پس غیبت کو بھی اس طرح اپنے دل میں اتاریں کہ آپ کے دل پر اثر انداز نہ ہو بلکہ آپ اس پر ایسا قابو پالیں کہ دیوار میں چن دیں کہ یہ کبھی آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ اور روزمرہ کی زندگی میں جب بھی آپ کہیں بھی ایسی بات کر رہے ہوں تو اپنے دل کو ٹٹولیں کہ کیوں کر رہا تھا۔ یا کیوں کر رہی تھی اور مزا آیا تھا کہ نہیں۔ مزا آیا تھا تو کیوں آیا تھا۔ اگر آیا تھا تو ابھی تک آپ بھائی کا گوشت چھوڑ نہیں رہے۔ نہ چھوڑ سکتے ہیں کیونکہ آپ کا ذوق ہی نہیں ٹھیک ہوا۔ بس اس کو تو میں سمجھتا ہوں جہاد کی صورت میں لینا چاہئے سامنے۔ غیبت کا قلع قمع اگر جماعت سے ہو جائے تو بہت عظیم کامیابی ہوگی۔

(از خطبہ ۹۴-۱۱-۱۸)

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 8- جنوری-1995ء
مطلع ابر آلود ہے
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ عالمی شہرت یافتہ سماجی کارکن مولانا عبدالستار ایدھی لندن سے واپس کراچی پہنچ گئے ہیں۔ وہ دسمبر کے پہلے ہفتے میں پاکستان چھوڑ کر لندن چلے گئے تھے۔ جاتے وقت انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان میں ان کی جان خطرے میں ہے۔ واپسی پر انہوں کہا ہے کہ لندن جانا صرف میرا وہم تھا۔ مجھے کسی سے ڈر و خوف نہیں ہے۔ میں نے حکومت کو بھی لکھ کر دے دیا ہے کہ میرے دفتر کے سامنے پولیس گارڈ کی ضرورت نہیں۔ مجھ سے کام لینے والا گروپ دو ماہ میں خود ہی اوپن ہو جائے گا۔

○ جمہوریہ چیچنیا پر حملہ کرنے والی روسی فوج کا کمانڈر جنگ میں ہلاک ہو گیا ہے۔ روسی فوج نے گروزنی پر زبردست نئے حملے کے دوران گولے اور راکٹ برسائے جس سے صدارتی محل کو آگ لگ گئی۔ اس کے علاوہ بھی کئی عمارتوں کو آگ سے نقصان پہنچا۔ لیکن حملہ آور فوج پیش قدمی نہ کر سکی اور اس کا حملہ پسپا کر دیا گیا۔

○ امریکی وزیر دفاع پیری نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے دورے کے دوران ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ پر بات چیت ہو گی لیکن اس سلسلے میں کسی قسم کا کوئی معاہدہ نہیں کیا جا رہا انہوں نے کہا کہ امریکہ روس اور چیچنیا کے درمیان امن پیدا کرنے کے لئے یورپی یونین کے اقدامات کی مکمل حمایت کرے گا۔

○ برطانوی وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے مذاکرات کریں۔ بھارت کو مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی صورت حال بہتر کرنی چاہئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم غریبوں کے لئے ترجیحی بنیادوں پر سر چھپانے کی جگہ فراہم کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ جن لوگوں کو مالکانہ حقوق کی سندات دی جا رہی ہیں ان کے لئے زمین کے انتقال کا اندراج بھی کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک بھر میں سیاسی جماعتوں کے اتحاد اور مفاہمت کی سیاست کر رہے ہیں۔

○ سپاہ صحابہ گجرات اور منڈی بہاؤالدین کے صدر اسلم عابد کو نامعلوم چار مسلح افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ جبکہ ان کا بیٹا شدید زخمی ہو گیا۔ اس کے جواب میں سپاہ صحابہ کے سینکڑوں کارکنوں نے مشتعل ہو کر امام بارگاہ پپلاں کی دیواریں گرا دیں۔ تمام ٹریفک جام کر دیا گیا اور بازار بند ہو گیا۔

○ مہران بینک سکینڈل کے ایک مرکزی کردار اور بینک کے صوبہ سرحد کے سربراہ حمید اصغر قدوائی نے کہا ہے کہ مہران بینک سیاسی لین دین میں ملوث رہا ہے اور کئی سیاست دانوں کو میرے ذریعے رقم دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ انور سیف اللہ اور آفتاب شیرپاؤ کے ساتھ جھگڑا اس لئے ہوا کہ انہوں نے لی ہوئی رقم ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں نواز شریف سے ملا ہوں نہ رابطہ ہے۔

○ وفاقی انٹی کرپشن کمیٹی نے وزارت قانون و انصاف سے اس امر کی وضاحت طلب کر لی ہے کہ اتفاق شوگر ملز کو ڈیوٹی میں چھوٹ کس قانون کے تحت دی گئی تھی۔

○ وفاقی محتسب کمیٹی نے ۱۵۸۔ ارب کے قرضے ہڑپ کرنے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ لیکن سٹیٹ بینک نے نادہندگان کے خلاف تحقیقات میں تعاون سے انکار کر دیا۔ گورنر سٹیٹ بینک نے کہا ہے کہ نادہندگان کی فہرست بینکنگ کونسل نے جاری کی اس لئے سٹیٹ بینک کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وفاقی محتسب کمیٹی نے کہا ہے کہ قرضہ سکینڈل سے سٹیٹ بینک کو بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

○ گروزنی کے شہر پر شدید حملے ہو رہے ہیں شہر میں ایک منٹ میں ۱۵ گولے گر رہے ہیں۔ فوج نے روسی صدر کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ یلسن اور ان کے مشیروں میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ یلسن نے وزیر اعظم کو چیچنیا سے مذاکرات کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ لیکن انہوں نے کہا ہے کہ فوجی کارروائی فی الحال جاری رہے گی۔

○ بھارتی فوج نے سوپور کو پھر آگ لگا دی۔ جس سے ۵۰۔ شہری شہید ہو گئے۔ زبردست کریک ڈاؤن میں چار سو سے زائد دکانیں اور مکان جلا دئے۔ سوپور کے خلاف کارروائی میں شہید ہونے والوں کی تعداد ۶۰۰۔ اور زخمیوں کی تعداد تین ہزار ہو گئی۔ دس ہزار افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ حکومت نے ایم کیو ایم الطاف گروپ کے سربراہ الطاف حسین کی ایک ایسی کیسٹ حاصل کر لی ہے جس میں انہوں نے حکم دیا ہے کہ کراچی میں روزانہ ایک درجن قتل ہونے چاہئیں۔ حکومت نے کراچی میں بھارت کے سابق کمرشل اتاشی جے۔ جے۔ سنگھ اور الطاف حسین کے درمیان روابط کے ثبوت۔ ٹی۔ وی۔ پر پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ کراچی میں فائرنگ سے ۴۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ پولیس اہلکار سمیت ۴۔ افراد زخمی ہوئے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ نواز شریف کے پاس اقتدار سے پہلے صرف ایک فیکٹری تھی اب ۳۸۔ ہیں۔

○ صوبائی وزیر خوراک اور سابق وزیر اعظم نواز شریف کے سابق ساتھی مسٹر اقبال ٹکا نے بتایا ہے کہ نواز شریف جب پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے تو ان کا حال یہ تھا کہ وہ وزیر اعظم بے نظیر سے بھٹو سے ملاقات کے بعد رپورٹ دینے جی ایچ کیو چلے گئے۔ نواز شریف پنڈی پہنچے تو مجھے گھبراہٹ کے عالم میں کہا' ٹکا صاحب آپ نے مروا دیا جنرل بیگ نے فون کر کے پوچھا ہے کہ بے نظیر سے ملنے کیوں جا رہے ہو۔

○ حکومت نے شرح خواندگی بڑھانے کے لئے نیشنل ایجوکیشن کور قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ۵ سے ۸ ہزار روپے تک تنخواہ ملے گی۔ دیہی علاقوں میں کام کرنے والوں کو زیادہ مراعات دی جائیں گی۔

○ روس کے صدر مسٹر یلسن نے اپنے وزیر دفاع سے وضاحت طلب کر لی ہے کہ میرے منع کرنے کے باوجود گروزنی پر فضائی بمباری کیوں ہو رہی ہے۔ صدر یلسن نے اعلیٰ سطحی روسی سلامتی کونسل سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فوجی مداخلت ختم کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ مزید کارروائی کے لئے وزارت داخلہ اور پولیس سروسز سے کام لیا جائے گا۔

○ گورنمنٹ ایمپلائیز یونین نے کہا ہے کہ اگر مہنگائی پر قابو نہ پایا گیا تو ۳۵ لاکھ سرکاری ملازم سڑکوں پر نکل آئیں گے۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

المصور پبلک کال آفس
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک اور بیرون ملک فوری کال کیلئے
212311
ریلوے روڈ ربوہ

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں (حب مقوی) 15/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/-
زود جام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ 15/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار- ربوہ فون: 659